بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳	۸ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش	۲ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	۸ دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۸۷

Gurdaspur.

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کے گھٹنے کے درد کو آج آرام ہے۔ البتہ دونوں پاؤں میں درد نقرس پھر کچھ شروع ہو گیا ہے۔ آج حرارت بھی ہے احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی وجہ سے آج بھی خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔

آج ۹½ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج گراؤنڈ میں واقفین خدام الاحمدیہ اور ٹی۔آئی کالج کے مابین میرو ڈبہ کا میچ ہوا۔ جس میں خدام واقفین ۹ منٹ پر کالج سے جیتے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

احمدی مجاہدین کی غیر معمولی کامیابی کی وجہ خدا تعالےٰ کا فضل اور مجاہدین کا اخلاص ہے

جناب مولوی رحمت علی صاحب کا قابل رشک اخلاص اور تبلیغی انہماک

(از ایڈیٹر)

کسی رنگ میں خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے کی توفیق پانا خدا تعالےٰ کا بہت بڑا احسان اور فضل ہے۔ اور اس پر جس قدر بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے اس فضل کو جذب کرنے والا وہ اخلاص ہوتا ہے۔ جو انسان کے دل میں پایا جاتا ہے۔ اور وہ پاک عزم اور ارادہ ہوتا ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے انسان کرتا ہے پھر جتنا جتنا اخلاص اور خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر قربانی کی روح زیادہ ہوتی ہے خدا تعالےٰ کا فضل اسی قدر زیادہ نازل ہوتا اور اتنی ہی زیادہ اس کی نصرت ہر قدم پر حاصل ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک زمانہ میں جن خوش قسمت اصحاب کو تبلیغ اسلام کی اہم خدمات سرانجام دینے کا فخر بخشا۔ وہ سب کے سب اپنے اخلاص اپنی فدا کاری اور جاں نثاری کی وجہ سے اس قابل ہیں۔ کہ ہماری جماعت ان پر فخر کرے۔ اور ہمارے نوجوان ان کی خدمات کو اپنے لئے نمونہ اور مثال بنائیں۔ انہی مجاہدین میں سے ہمارے ایک نہایت کامیاب اور تبلیغ مجسم مبلغ جناب مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل ہیں۔ جنہیں نہایت شاندار طور پر جزائر شرق الہند میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہوئے بیس سال سے زیادہ عرصہ ہو رہا ہے۔ جناب مولوی صاحب موصوف کو پہلی دفعہ اگست ۱۹۲۵ء میں جزائر سماٹرا اور جاوا کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے روانہ فرمایا۔ جہاں چار سال نہایت ہی سرگرمی اور اخلاص سے تبلیغی خدمات سرانجام دینے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں واپس تشریف لائے۔ پھر ایک سال قادیان میں گزارنے کے بعد نومبر ۱۹۳۰ء میں دوسری دفعہ انہیں وہاں روانہ فرمایا۔ اس دفعہ خدا تعالےٰ نے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ کامیابی بخشی۔ اور مسلسل چھ سال تک آپ وہاں تبلیغی خدمات میں مصروف رہے۔ اور ۱۹۳۶ء میں قادیان واپس تشریف لائے۔ اس کے بعد ستمبر ۱۹۳۷ء میں انہیں تیسری دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر جاوا جانے کا فخر حاصل ہوا۔ جہاں سوا دو سال تک اپنے فرائض نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ادا کرنے کے بعد دسمبر ۱۹۳۹ء میں واپس تشریف لائے۔ مگر ایک سال سے بھی کم عرصہ کے بعد اکتوبر ۱۹۴۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چوتھی بار اسی مہم پر آپ کو روانہ فرمایا۔ آپ اس وقت سے اب تک باوجود جنگ کی نہایت ہی غیر معمولی صعوبتیں اٹھانے اور طرح طرح کی تکالیف برداشت کرنے کے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے فرض تبلیغ سے غافل نہ ہوئے۔ جزائر شرق الہند پر جاپان کا قبضہ ہو جانے کے بعد مشکلات اور تکالیف کا نہایت المناک سلسلہ شروع ہو گیا۔ مفتوح ممالک پر وحشی جاپانیوں نے جس قدر مظالم توڑے وہ نہایت ہی دردناک ہیں۔ ان میں سے مکرم مولوی رحمت علی صاحب اور ہمارے دوسرے مبلغین کا گزرنا ناگزیر تھا۔ اس کے ساتھ ان کی غریب الوطنی بے سروسامانی اور ہندوستانی ہونا ان کے لئے تکالیف اور مصائب میں بہت زیادہ اضافہ کرنے کا موجب تھا۔ ایسے حالات میں انہیں نہ تو قادیان اور اپنے خویش و اقارب کی کوئی خبر مل سکتی تھی اور نہ وہ اپنے متعلق کوئی اطلاع بھیج سکتے تھے۔ یہ پریشان کن صورت مسلسل چار سال جاری رہی۔ آخر خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا۔ جاپانیوں کو ان علاقوں میں شکست نصیب ہوئی۔ اور ہمارے مبلغین کے لئے کم از کم اپنی خیر و عافیت کی اطلاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بھیجنے کا موقعہ ملا۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سب سے پہلا خط جناب مولوی صاحب موصوف نے ۲۲ ستمبر ۱۹۴۵ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا۔ اور حالات کی مجبوریوں کی وجہ سے نہایت مختصر لکھا۔ جس میں انہوں نے ایک تو تمام جماعت احمدیہ دوسرے مبلغین اور اپنی خیر و عافیت کی اطلاع دی۔ اور اس کے بعد دوسری بات یہ لکھی۔ کہ "لڑائی کے بعد تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہو گیا ہے۔ ایسی کام کرنے کی سعادت حاصل ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔"

غور فرمائیے چار سال کے عرصہ میں بے حد تکالیف اور مشکلات برداشت کرنے کے بعد اور اپنے عزیز و اقارب کی خیر و عافیت تک کی خبر نہ پا سکنے کے بعد جب ایک مجاہد کو خط لکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو وہ سب سے پہلا عریضہ اپنے آقا اور پیشوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتا ہے۔ اور اس میں بھی اپنے لئے اگر کچھ چاہتا ہے۔ تو یہ کہ جنگ کے بعد تبلیغ کا میدان جو وسیع ہونے والا ہے۔ اس میں کام کرنے کا موقعہ ملنے کے لئے دعا فرمائی جائے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

کہ ہمارے مجاہد کس طرح فنافی التبلیغ ہو کر زندہ شہید کہلانے کے مستحق بن چکے ہیں۔ انہیں اگر کسی چیز کی خواہش ہے۔ تو تبلیغ میں کامیابی کی۔ انہیں اگر کوئی چیز پسند ہے۔ تو اعلائے کلمۃ اللہ۔ انہیں اگر کوئی بات یاد ہے۔ تو تبلیغ ہی تبلیغ۔ یہ ہے وہ اخلاص اور یہ ہے وہ فداکاری جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کو غیر معمولی طور پر جذب کرتی۔ اور پھر مجاہدین کے ذریعہ کامیابی بن کر ہمارے سامنے آتی ہے۔

سابقہ خط کے بعد جناب مولوی صاحب موصوف کا ایک دوسرا خط حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں موصول ہوا ہے۔ جو ۱۰ نومبر ۱۹۴۵ء کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں بھی آپ نے حضور کی ذات والا صفات اور تبلیغ اسلام کے متعلق بھی اسی شیفتگی کا اظہار کیا ہے۔ جس کا ذکر مختصر الفاظ میں پہلے خط میں تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

سیدی و مولائی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں خدا تعالیٰ کے ہی فضل و کرم سے اور حضور کی دعاؤں کے طفیل خیریت سے ہوں۔ صرف اگر طبیعت میں کچھ فکر ہے تو محض اس لئے کہ قادیان سے تا حال کوئی خط یا خبر یا تار موصول نہیں ہوا۔ لیکن میرے دل کو تسلی ہے۔ یہ کہ جب حضور اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ تو مجھے کسی دوسرے کے خط وغیرہ کی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہر وقت حضور یاد رکھیں تو یہ میرے لئے کافی ہے۔"

الفاظ مختصر ہیں۔ مگر غور فرمایئے۔ جو شخص مسلسل پانچ سال سے اپنے وطن اپنے خویش و اقارب۔ اپنے عزیزوں اور اپنے محبوب آقا سے جدا ہو۔ اور جسے مسلسل چار سال سے کوئی بھی خبر نہ پہنچی ہو۔ اسے جب اپنے متعلق اطلاع دینے کا موقع ملتا ہے۔ تو ان جذبات اور احساسات کا اظہار کرتا ہے۔ جو محض فی سبیل اللہ کے لئے ہی مخصوص ہیں۔ اور اسی میں اپنے لئے آرام اور سکینت پاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی دعاؤں میں اسے یاد رکھتے ہیں۔ ان مخلصانہ جذبات کا اظہار کرنے کے بعد مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے۔ "جاوا میں تمام مبلغین مع اہل و عیال خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ ملک عزیز احمد صاحب مع اہل و عیال تس کملایا میں ہیں۔ اور انفرادی تبلیغ کرتے ہیں۔ مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل سماٹری مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ اور بنڈرغ میں کام کرتے ہیں۔ سید شاہ محمد صاحب پوروا کرتو میں یا کیومن میں دونوں جگہ رہتے ہیں۔ وہ مع اہلیہ صاحبہ خیریت سے ہیں۔ جاوا میں بوجہ موجودہ حالات لیکچروں یا تقریروں کا سلسلہ شروع نہیں ہوا۔ لیکن انفرادی تبلیغ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری ہے۔ اور لوگوں نے احمدیت کی طرف متوجہ ہونا شروع کر دیا ہے۔ گو اب مخالفت بھی ضروری ہے۔ لیکن لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔"

یہ خوشخبری سنانے کے بعد آپ نے بتایا ہے۔ کہ گزشتہ چار سال میں باوجود انتہائی مشکلات اور تکالیف کے آپ نے تبلیغ اسلام کو نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ اس عرصہ میں نہایت انہماک و سرگرمی سے امن و چین کے زمانہ کے لئے ضروری سامان تیار کرتے رہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"بعض پرانی کتب میں جو یہاں بہت مشہور ہیں۔ یہ پیشگوئی لکھی ہوئی ہے۔ کہ خطرناک جنگ کے بعد یہاں امام مہدی آئیں گے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ میں نے ایسی پیشگوئیوں کی بناء پر اپنے علم کے مطابق کئی مفصل کتب رات دن کوشش کر کے تصنیف کی ہیں۔ جن کی تعداد اس وقت تک سترہ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ "دعوت الامیر" اور "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور کئی دوسری کتب کا ترجمہ بھی مکمل کر لیا ہے جن کی تعداد چالیس کے قریب ہے۔ حضور سے مؤدبانہ التجا ہے۔ کہ ان کتب کی اشاعت اور ان میں روح پیدا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔"

آخر میں جماعت کے اخلاص اور محبت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"موجودہ حالات کے پیش نظر تمام جماعت احمدیہ بڑی عاجزی اور الحاح سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ان کی سلامتی اور ترقی کے لئے حضور دعا فرمائیں۔ تمام احمدی احباب نے جب یہ سنا کہ میں حضور کی خدمت اقدس میں خط لکھنے والا ہوں تو سب نے دعا کے لئے ہم پکار شروع کر دی۔ تمام جماعت لکھتے جاوا دعا کی سخت حاجتمند اور محتاج ہے۔ دعا فرمائی جاوے۔"

یہ فداکارانہ اور مخلصانہ حالات پیش کرنے کے بعد بھی کیا اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم صرف جناب مولوی رحمت علی صاحب اور وہاں کے مخلصین کے لئے بلکہ تمام مجاہدین اور ان کے ذریعہ ہدایت پانے والوں کیلئے نہایت ہی درد اور اخلاص سے دعائیں کر رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں

قادیان میں تانگوں اور قلیوں کے ریٹ

تانگوں کے ریٹ	روپیہ آنہ پائی	قلیوں کے ریٹ	
سالم تانگہ فی گھنٹہ	۱ ـ ـ	ریلوے سٹیشن سے یا تک	فی نگ
مابین ریلوے سٹیشن و دارالانوار	۱ ـ ۴ ـ ۰	دارالفضل ۔ دارالبرکات (مسجد تک)	۱/
" " دارالفضل ۔ دارالبرکات ۔ دارالسعۃ	۰ ـ ۱۰ ـ ۰	دارالفضل و دارالبرکات (آخر تک)	۱/
" " دارالرحمت و شہر	۲ ـ ۰ ـ ۰	دارالعلوم دارالشکر ۔ دارالسعۃ	۲/
حدود کمیٹی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک	۰ ـ ۰ ـ ۱	دارالرحمت و شہر	۲/
ایک سواری بشرطیکہ پورے تانگے کیلئے سواریاں مہیا ہوں	۴/	دارالانوار ناصرآباد	۳/

(نوٹ) ہر تانگہ والے اور قلی کے پاس نمبر ہوگا۔ زائد مطالبہ پر نمبر نوٹ فرما کر نظامت استقبال کے دفتر (واقع بیرون ریلوے سٹیشن) میں اطلاع کر دی جائے۔

قلیوں کو سامان دیتے وقت ان کا نمبر نوٹ فرما لیا جائے۔ تاکہ اگر بھیڑ میں وہ گم ہو جائیں۔ تو ان کو تلاش کرنے میں نظامت استقبال آپ کی مدد کر سکے۔ (خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے ناظم استقبال)

سندھ کی جماعتیں

ماہ نومبر کی رپورٹ ہائے تبلیغ جلد بھجوا کر مشکور فرمائیں۔ خالی رپورٹ فارم جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ خاکسار (ڈاکٹر) احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ کنری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہدایات برائے وصیت

نئے موصیوں کو وصیت تحریر کرتے وقت حسب ذیل ہدایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

(۱) وصیت میں مکان درج ہو تو اس کے ساتھ اس کا حدود اربعہ بھی درج کرنا چاہئے (۲) اراضی زرعی کے نمبر خسرہ مع نمبر کھاتہ و نمبر کھتونی اور سالانہ جمعبندی ضرور درج کرنے چاہئیں۔ بلکہ بہتر ہے۔ کہ پٹواری سے فرد لے کر شامل کر دیا جائے۔ (۳) وصیت پر گواہ قریبی ورثاء ہوں۔ اگر وہ انکار کریں۔ تو انکی فہرست مع وجہ انکار الگ کاغذ پر لکھ کر شامل کیا جاوے۔ تاکہ بوقت تصدیق ان سے دریافت ہو سکے۔ (۴) زیورات ہوں تو انکی تفصیل مع وزن درج ہونی چاہئے۔ (۵) مہر کے متعلق وضاحت ہونی چاہئے کہ بذمہ خاوند ہے۔ یا وصول ہو چکا ہے۔ (۶) تصدیق کنندگان کو چاہئے۔ کہ ہر ایک تصدیقی فارم پر دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی تصدیق کرایا کریں۔ (۷) اگر وصیت جائداد غیر منقولہ کی ہے۔ تو اسکی رجسٹری مطابق قانون کرانی ضروری ہے۔ مقامی رجسٹرار صاحب کے دفتر میں رجسٹری کرائی جاوے۔ اور اگر موصی کو اس بارے میں کوئی اعتراض ہے۔ تو علیحدہ کاغذ پر تحریر کرے۔

محمد سرور سیکرٹری بہشتی مقبرہ

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعۃ المبارک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اپنے غیر احمدی عزیزوں دوستوں کو شمولیت کی دعوت دیں۔ اور تیار کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

اہل بہاء سے دس ضروری سوال

(۱) آپ لوگ قرآن پاک کو منسوخ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کامل کتاب سب قوموں کے لئے ہدایت نامہ اور ہر قسم کی تحریف وتبدیل سے محفوظ شریعت قرار دیا ہے۔ جیسے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (سورہ مائدہ) (۲) ان ھو الا ذکر للعالمین (سورہ تکویر) (۳) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ (سورہ حجر) اب آپ لوگ بتائیں۔ کہ آپ کو قرآن پاک کی کس تعلیم میں اور کیا نقص نظر آیا جس کی وجہ سے آپ نے اسے منسوخ شریعت قرار دے دیا؟

(۲) بہائیت کے بانی نے اقرار کیا ہے کہ:

"اگر اعتراف واعراض اہل فرقان نبود ہر آئینہ شریعت فرقان دریں ظہور نسخ نمے شد" (کتاب اقتدار صفحہ ۴۷-۸۰)

ترجمہ:۔ اگر مسلمان اعتراض اور اعراض نہ کرتے۔ تو بہائیت کے دور میں قرآن مجید کی شریعت ہرگز منسوخ نہ ہوتی۔

کیا اس اعتراف سے ظاہر نہیں کہ قرآنی شریعت میں کوئی نقص اور خرابی نہیں ہے؟ مگر چونکہ مسلمانوں نے بابی وبہائی تحریک پر اعتراض کئے۔ اور ان سے اعراض کیا۔ اس لئے ضد میں آکر اس تحریک کے کارپردازوں نے قرآنی شریعت کو منسوخ کر دیا؟

(۳) بہائی لوگ بابیت کے بانی کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ:۔ الف "شریعت فرقان بظہور مبارکش منسوخ شد وتشریع شریعتے بدیع فرمودند" (درس الدیانت صفحہ ۱۲)

(ب) حضرت باب نے بعض موقعوں پر یہ بھی لکھ دیا تھا۔ کہ میں نے جو شریعت لکھی ہے۔ اس پر عمل کرنے کا حکم اس وقت تم کو ملے گا جبکہ من یظہرہ اللہ ظاہر ہوگا" (رسالہ بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۲)

گویا باب نے قرآن پاک کو منسوخ کرنے کے لئے "بیان" کے نام سے خود "شریعت لکھی" مگر اس "شریعت بدیع" پر عمل کرنے سے روک دیا۔ اور پھر بقول بہائیوں کے من یظہرہ اللہ یعنی بانی بہائیت جب کھڑے ہوئے تو بہائیوں نے اعلان کر دیا۔ کہ

"ما بہائیاں رجوع باحکام بیانی بالمرہ نداریم کتاب ما کتاب مبارک اقدس است" (درس الدیانت صفحہ ۱۰۳)

کہ ہمیں بیان یعنی باب کی شریعت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اندریں صورت باب اور اسکی خود نوشت شریعت کے ناکام ونامراد ہونے میں کیا شبہ ہے؟

(۴) بہائیوں کو مسلم ہے۔ کہ قرآنی شریعت کو منسوخ کرکے نئے اصول بنانے کا خیال بابیوں نے ۱۲۶۴ھ میں بدشت کی کانفرنس میں باہمی سازش سے باب کے قید کئے جانے پر محض انتقامی کارروائی کے طور پر پیدا کیا تھا۔ اس بارے میں خود باب کو الہام یا وحی کا دعوےٰ نہ تھا۔ حشمت اللہ صاحب بہائی لکھتے ہیں۔

"اس مصیبت کے وقت میں جو کہ سر پر آ پڑی تھی انہوں نے مشورہ کرکے ایک عام مجلس شوریٰ منعقد کی۔ تاکہ کوئی فیصلہ کریں۔ اور اس موقعہ پر ایک بابی میرزا حسین علی نوری جن کو حضرت باب نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا خاص طور پر کامیاب ثابت ہوئے۔ اور انکی اور قرۃ العین وغیرہ کی کوششوں سے یہ قریب قریب فیصلہ ہو گیا۔ کہ نئے اصولوں پر چلا جائے" (رسالہ بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۶)

کیا اس سے روز روشن کیطرح ثابت نہیں کہ نسخ قرآن مجید کا خیال محض ایک انتقامی چال اور سراسر انسانی سازش تھی۔ اور اس پر جو بنیاد بابیت اور بہائیت کی رکھی گئی ہے۔ وہ باطل اور غلط ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج

تا ثریا مے رود دیوار کج

(۵) بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین میں سے خارج اور ملحد اور کافر ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۰-۶۱)

ایسے واضح عقیدہ اور اعلان کے باوجود بھی اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے بہائیت کے بانی کی نقل کی ہے۔ تو کیا وہ شخص جھوٹا اور دروغگو نہ ہوگا؟

(۶) آج تک بہائی جماعت نے اپنی مزعومہ شریعت "اقدس" شائع نہیں کی۔ بلکہ ان کے زعیم عبدالبہاء آفندی نے اشاعت کو ناجائز قرار دیتے ہوئے لکھا۔ کہ

"کتاب اقدس اگر طبع شود نشر خواہد شد در دست اراذل متعصبین خواہد افتاد لہذا جائز نہ" (رسالہ جواب نامہ جمعیت لاہای صفحہ ۳۷)

اگر یہ ساری دنیا کے لئے شریعت ہے۔ تو اسے شائع کرنا ناجائز کیوں ہے؟ نیز اس بات کی کیا ضمانت ہے۔ کہ کل کو بہائی لوگ حسب عادت اس میں تحریف کرکے شائع نہ کر دینگے؟

(۷) بہائی لوگ نبوت کے جاری ہونے کے قائل نہیں۔ اس لئے اپنے پیشوا کو نبی یا رسول نہیں مانتے بلکہ اسے الوہیت کے عرش پر بٹھاتے ہیں۔ ان کا اپنا اعلان ہے کہ

"اہل بہاء دور نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امت محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ ہاں خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے خدا کی قدرت کے نئے ظہور کو تسلیم کرتے ہیں جو نبوت سے آگے ایک ہی شان رکھتا ہے۔ اور یہ دور نبوت کے ختم ہونے کا کھلا کھلا اعلان ہے اسی لئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا۔ کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے" (رسالہ کوکب ہند جلد ۲ نمبر ۶ صفحہ ۲۹ ۲۴ جون ۱۹۲۸ء)

اب بھی اگر کوئی بہائیوں کے جناب بہاء کو نبی یا رسول کہتا ہے۔ تو اس کے فریب خوردہ ہونے میں کیا شبہ ہے۔

(۸) عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کے متعلق بہائی مبلغ ابوالفضل لکھتے ہیں۔

"علماء سوریہ وسائر بلاد شرق حضرت عیسےٰ را دو طبیعت ومشیئت دانستند وآں عبارت است از مشیئت لاہوت ومشیئت ناسوت یعنی الوہیت وبشریت" (الفرائد صفحہ ۱۷۹)

بہائیوں کا عقیدہ درباره بہاء اللہ ان کے اپنے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

"حضرت بہاء اللہ کی کتابوں میں یہ کلام دفعتہً ایک مقام سے دوسرے مقام میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ابھی تو ایک انسان کلام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور ابھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا خود کلام کر رہا ہے" (عصر جدید اردو صفحہ ۵۲)

پھر لکھا ہے کہ "حضرت عیسےٰ ایک وسیلہ تھے۔ اور عیسائیوں نے آپ کے ظہور کو خدا کی آمد یقین کرنے میں بالکل صحیح رویہ اختیار کیا۔۔۔ جسطرح اس نے اپنے آپکو یسوع ناصری کی ہیکل کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ اب وہ اس سے مکمل تر اور روشن تر ظہور کے ساتھ آیا۔ جس کے لئے یسوع اور تمام پہلے انبیاء لوگوں کے قلوب کو تیار کرنے آئے تھے" (عصر جدید صفحہ ۲۵۴)

خود جناب بہاء اپنے متعلق لکھتے ہیں۔

ان یاربی احدفی الظاھر یجدہ علی ھیکل الانسان بین ایدی اھل الطغیان واذا یتفکر فی الباطن یراہ مھیمنا علی من فی السموات والارضین (اقتدار صفحہ ۱۱۵) یعنی میں بظاہر انسانی ہیکل میں ہوں۔ مگر باطن آسمان وزمین کا نگران خدا ہوں۔ اب کوئی بہائی بتائے۔ کہ عیسائی اور بہائی عقیدہ میں کیا فرق ہے؟ جس طرح عیسائی حضرت عیسےٰ کو خدا مانتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح بہائی جناب بہاء کو خدا مانتے ہیں۔ اسی لئے عیسائیوں کے عقیدہ کو "بالکل صحیح رویہ" کہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ (مائدہ)

(۹) بتایا جائے۔ کہ آیا جناب بہاء کی ہر تحریر اور ہر قول کو بہائی وحی مانتے ہیں۔ جس طرح عیسائی حضرت عیسےٰ کے ہر قول کو وحی بتاتے ہیں۔ یا ان پر نازل شدہ وحی الگ ہے۔ اور ان کا اپنا کلام الگ۔ جس طرح اسلامی عقیدہ میں قرآن مجید اور حدیث میں اس لحاظ سے فرق ہے؟

(۱۰) بہائیوں کے موجودہ زعیم جناب شوقی لکھتے ہیں۔

"پہلے ادیان میں دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ (۱) مومن (۲) کافر۔ لیکن آج کوئی فرق نہیں ہے۔ کسی کو ایک دوسرے کو کافر سمجھنے کا حق حاصل نہیں" (رسالہ نئے دن کا طلوع صفحہ ۹)

لیکن جناب بہاء کی "بطور مشتے نمونہ از خروارے" کی ایک عبارت یہ ہے۔

قل یا ملعون انک لو آمنت باللہ لو کفرت بعزہ وبھائہ (الواح صفحہ ۵۹)

گویا وہ اپنے مخالفوں کو ملعون اور کافر کہتے ہیں۔ اب بتایا جائے۔ کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے کونسے ہیں اور کھانے کے کونسے؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مادہ کی حقیقت

مادہ ازلی ابدی ہونا باطل ثابت ہوگیا

۶- اگست ۱۹۴۵ء کو جاپان کے ایک بارونق شہر ہیروشیما پر ستائیس ہزار فٹ کی بلندی سے ایک بم گرایا گیا- جس نے باوجود اس کے کہ ۱۸۰ فٹ کی بلندی پر پھٹ گیا- شہر کا تین چوتھائی بالکل ملیامیٹ کر دیا- جاپان کے آہنی عزم کو بخارات بناکر اڑادیا- اور دنیا میں ایسی خیرہ کن روشنی پھیلادی- کہ چشم نابینا کو بھی انسان کی قسمت کے فیصلے کی راہ نظر آنے لگی

آج سے پچاس سال قبل پیری (PIERRE) اور میری کیوری (MARIE CURIE) نے کائنات میں ذرّات کے نظام پر ریسرچ شروع کی- جس کے نتیجے میں ریڈیم دھات کا انسانی علم میں اضافہ ہوا- لیکن یہ اس جادہ کی ایک منزل تھی جس پر اس کے بعد ہزاروں سائنسدان گامزن ہوئے- جنگِ عالمگیر کے شروع ہونے سے ان کے قدموں میں اور برق رفتاری آگئی- اور پہلی دفعہ جنگ کی اہم ضروریات کے ماتحت پرمانو (ذرہ) سے نکلی ہوئی طاقت کو استعمال میں لایا گیا- جس کی بنا پر امریکہ کی صنعتی فوقیت کے طفیل اتحادی اقوام اپنے دشمن کے مقابلہ میں فاتح ہوئیں- اور آج دنیا میں اقوام کی برتری اس راز پر منحصر سمجھی جاتی ہے- انہی دنوں مسٹر بیون وزیر خارجہ سلطنت برطانیہ نے بیان دیتے ہوئے کہا- کہ اس ایجاد نے سلطنتوں کی حدود کو ایک مضحکہ اور مذاق بنادیا ہے- اور وہ وقت دور نہیں جب دنیا میں ایک ہی حکومت ہوگی-

انسان کی محدود عقل یہ سوچ ہی نہ سکتی تھی کہ جہاں ہزاروں فٹ کی بلندی سے گرنے والی آبشار میں ایک زبردست طاقت ہے- جہاں تیز ہواؤں میں قوت ہے- آگ و بھاپ میں قوت ہے- وہاں آبشار- ہوا- آگ اور بھاپ کے ہر ذرہ میں بھی حیرت انگیز قوت مخفی ہے- کیونکہ انسان ابھی تک اسے معلوم نہ کرسکا تھا- لیکن روحانی نظر جس کے پیچھے خود صانعِ قدرت ہوتا ہے سے یہ بات بھی مخفی نہیں تھی- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا- ؎

کیا عجب تونے ہر ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

ہزاروں سال سے انسان نے سوچنا شروع کیا- پہلے خیال کیا- کہ یہ تمام کائنات چار چیزوں سے بنی ہے- آگ- مٹی- ہوا اور پانی سے ایک وقت تھا کہ انسان نے اسی کو ہیئت کائنات کی آخری حد سمجھا تھا- ارسطو جیسے علماء کی پیروی میں یہ خیال دیر تک دنیا کے دماغوں پر مسلط رہا- مسلمان سائنسدانوں نے علم کیمیا کی بنیاد اس بات پر رکھی- کہ ان چار مفردات کے ساتھ جب مختلف قسم کی خاصتیں مثلاً گرمی- سردی خشکی اور تری مختلف ترتیب سے لاحق ہوں- تو یہ چاروں مفردات ایک دوسرے میں تبدیل ہوسکتے ہیں- اور اسی خیال کے ماتحت اس زمانے کے لوگوں نے سفلی دھاتوں کو سونے میں تبدیل کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گذار دیں- لیکن آج یہ باہمی تغیر Transmutation عملاً پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے-

آہستہ آہستہ متواتر تحقیقات اور تجربات کے بعد یہ ثابت ہوا- کہ ہوا- مٹی- پانی وغیرہ مفرد نہیں- بلکہ یہ اور مفردات سے مرکب ہیں- اور بالآخر سائنس اس کائنات کو ۹۲ مفردات سے مرکب تصور کرنے لگی- اور ان مفردات کے متعلق خیال کیا گیا- کہ یہ آگے تقسیم نہیں ہوسکتے اور ان کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کو "ایٹم" (ATOMS) کا نام دیا گیا- جس کے معنی ہیں- جزو لایتجزیٰ-

اہلِ ہنود کا نظریہ ہیئتِ کائنات بھی اسی طرح ارتقائی مراحل طے کرتا چلا گیا ہے پچھلے زمانے کے علماء ہنود کے نزدیک بھی یہ کائنات چار قسم کے مفردات- آگ- پانی- مٹی اور ہوا کے پرمانوؤں سے مرکب تھی- پرمانو کے معنی ہیں وہ ذرہ جو ناقابلِ تقسیم ہو- لیکن علم سائنس کے وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا یہ نظریہ بھی تبدیل ہوا- اور چند سال پہلے تک جبکہ ان مفردات کو ناقابل تقسیم تصور کیا جاتا تھا- اہلِ ہنود نے ان ایٹموں کو ہی پرمانو سے موسوم کیا- اور ان پرمانوں کا ناقابل تقسیم ہونا اس بات کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے- کہ مادہ ازلی ابدی ہے-

لیکن انسانی عقلی ارتقا کے ساتھ ساتھ قدرت کے اسرار بھی گوناگوں ظاہر ہورہے ہیں جے- جے ٹامسن نے معلوم کیا- کہ پرمانو بذاتِ خود ایک نظام ہے- جو نظام شمسی سے ملتا جلتا ہے- اس میں ایک مرکز ہے جس کے گرد منفی برقی پارے (Electrons) چکر لگاتے ہیں- اور مزید تحقیقات کی بنا پر یہ معلوم ہوا- کہ مرکز میں دو قسم کے ذرات ہیں- جنہیں پروٹون اور نیوٹرون کہتے ہیں- پروٹون کا وزن ایک ہائیڈروجن کے پرمانو کے وزن کے برابر ہے- اور اس پر مثبت برقی اثر ہے- جس کی مقدار الیکٹرون کے برقی اثر کے برابر ہے- ان کی تعداد منفی برقی پارے یا دوسرے لفظوں میں الیکٹرون کی تعداد کے برابر ہوتی ہے- کیونکہ پرمانو پر کسی قسم کا برقی اثر نہیں ہوتا- نیوٹرون کا وزن پروٹون کے وزن کے برابر ہوتا ہے- لیکن اس پر برقی اثر نہیں ہوتا- الیکٹرون کا وزن پروٹون کے وزن کا $\frac{1}{1850}$ ہے- جس سے ظاہر ہے کہ دراصل تمام ایٹم کا وزن مرکز میں ہی ہوتا ہے- پرمانو کی تصویر ذہن میں مندرجہ ذیل شکل سے باسانی آسکتی ہے-

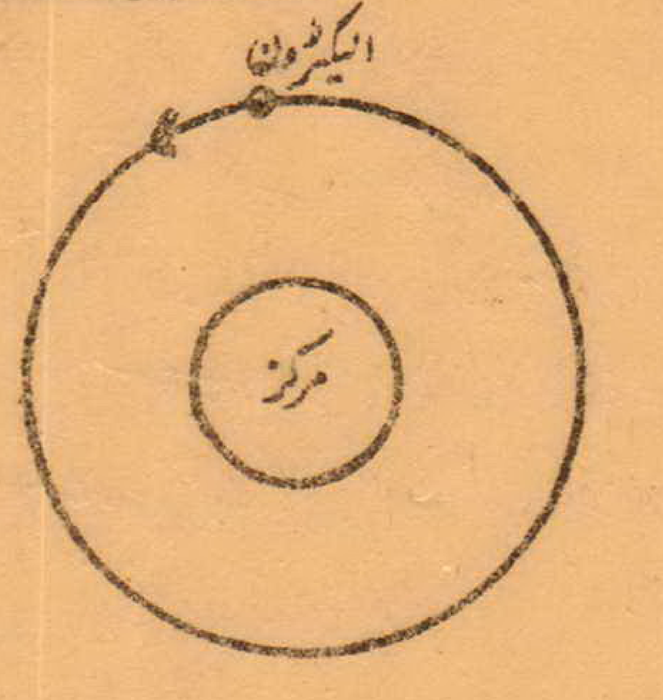

ہیلیم کا پرمانو

ایٹم یا پرمانو اتنے چھوٹے ہوتے ہیں- کہ اگر پچاس لاکھ پرمانوں کو ایک قطار میں ایک دوسرے کے ساتھ رکھ دیں- تو اس قطار کی لمبائی انسان کے بال کی موٹائی کے برابر ہوگی- اور باوجود پرمانو کے اسقدر چھوٹا ہونے کے اگر اسے پھیلا کر ایک سو ایکڑ رقبہ کے برابر کر دیا جائے تو اس کا مرکز صرف ایک گیند کے برابر ہوگا- پس پرمانو کا بیشتر حصہ خلا ہی خلا ہے جس میں نیوٹرون جیسے ذرات بڑی آسانی سے گزر سکتے ہیں-

پس اس تحقیقات کی رو سے یہ کائنات مختلف قسم کے بجلی کے ذرات سے بنا ہوا ہے- سائنس کے اس نظریہ نے اہلِ ہنود کے عقیدہ میں پھر ارتعاشی تزلزل پیدا کیا- اور اہلِ ہنود نے پرمانو کی یہ تاویل کی کہ چونکہ الیکٹرون وغیرہ ناقابلِ تقسیم ہیں اسلئے اب یہ پرمانو ہیں- لیکن سائنس نے یہاں بھی ان کے پاؤں نہ جمنے دیئے- سائنس کے موجودہ نظریات کے مطابق یہ بجلی کے ذرات درحقیقت لہروں کی حیثیت رکھتے ہیں- جو کہ ایک غیر مادی ایتھر (Ether) جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے- کہ کائنات کا تمام خلا اس سے پُر ہے- میں پیدا ہوتی ہیں- روشنی کی لہریں بھی اسی قسم سے ہیں- پس موجودہ علوم کی روشنی میں یہ کائنات ایک غیر مادی ایتھر کی خاص لہری حرکات کا نتیجہ ہے- یہ حرکات ہی قوت ہیں- سائنس کے موجودہ نظریہ کے مطابق مادہ اور قوت (Energy) ایک ہی چیز کے دو نام ہیں- آئنشٹائن (Einstien) نے جو اس زمانے کا نامی سائنسدان ہے- یہ ثابت کیا ہے کہ ایک پاؤنڈ مادہ گیارہ ارب چالیس کروڑ کلو واٹ طاقت کے برابر ہے- اور یہ بات یقینی طور پر ثابت کی جاچکی ہے- کہ مادہ طاقت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے- جو بظاہر جوّ میں پھیل جاتی ہے- اور ماہرین علم طبیعات اس نتیجے پر پہنچے ہیں- کہ خاص حالات کے ماتحت طاقت کو مادہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے- اسی طرح علم ہیئت کے ماہرین نے تحقیق سے معلوم کیا ہے- کہ ہر لمحہ اس کائنات میں نئے اجرام فلکی بنتے اور تباہ ہوتے ہیں- پس معلوم ہوا- کہ مادہ ازلی ابدی نہیں- اور یہ نیست سے ہست میں آیا ہے- یہ کیونکر ہوا- یہاں سائنسدان خاموش ہیں- لیکن ایک موحد انسان کا یہ جواب ہے- کہ یہ خدائے واحد کی صفتِ امر اور خلق کی خاص فعلی تجلیوں کے ماتحت ہوا-

یہ کہ طاقت اور مادہ ایک ہی چیز ہیں اس زمانے کی حیرت انگیز ایجاد نے عملاً ثابت کردیا ہے- پرمانو کے مرکز میں نیوٹرون اور پروٹان کو ایک خاص زبردست کشش ساتھ ساتھ رکھتی ہے- اس قوّت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے- کہ ایک پاؤنڈ ہیلیم گیس کے پرمانوں کے مرکزوں کی طاقت سے سو واٹ کا برقی قمقمہ ایک کروڑ تیس لاکھ سال تک متواتر روشن رہ سکتا ہے- یہ زبردست طاقت مرکز میں مقید ہے- صرف اسی صورت میں حاصل کی جاسکتی ہے- کہ عین مرکز پر کسی چیز سے چوٹ لگائی جائے اور ان زبردست رشتوں کو جو پروٹون اور نیوٹرون کو اکٹھا رکھتے ہیں توڑا جائے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بھاری پرمانووں میں نسبتاً زیادہ الیکٹرون اور زیادہ نیوٹرون اور پروٹان ہوتے ہیں۔ ان کے مرکز میں نیوٹرون اور پروٹان کی کثرت کی وجہ کشش باہمی اتنی زیادہ نہیں ہوتی۔ کہ ان کو قابو میں رکھ سکے۔ پس ایسے پرمانوں بجلی کے ذرات چھوڑتے رہتے ہیں۔ ایسے پرمانووں کی مثال یورینیم۔ ریڈیم۔ پلوٹونیم وغیرہ ہیں۔ ان کے مرکزوں کو ان میں باہمی کشش کے کمزور ہونے کی وجہ سے نہایت آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ اور طاقت حاصل کی جا سکتی ہے۔ یورینیم سب سے بھاری پرمانو ہے۔ اور اسی لئے سائنسدانوں نے اسے منتخب کیا ہے۔ اس کے مرکز کو توڑنے کے لئے نیوٹرون استعمال کئے گئے ہیں۔ یورینیم کی خاص قسم کو جسے یورینیم ۲۳۵ کہتے ہیں۔ اس بمب میں استعمال کیا گیا ہے۔ تجربہ کے طور پر ایک پاؤنڈ یورینیم ۲۳۵ کو نیوٹرون کے عمل سے پہلے تول لیا گیا۔ جب نیوٹرون کی بوچھاڑ کی تو کچھ زائد نیوٹرون کے علاوہ ایک بیریم دھات کا پرمانو اور ایک کرپٹون گیس کا پرمانو اور ۱۱,۴۰۰,۰۰۰ کلوواٹ آورز طاقت کا اخراج ہوا۔ اس عمل کے بعد جب ان چیزوں کو تولا گیا۔ تو کل وزن ۹۹۹۔ پاؤنڈ نکلا۔ پس ۰۰۱۔ پاؤنڈ مادہ ۱۱,۴۰۰,۰۰۰ کلوواٹ آورز طاقت میں تبدیل ہوا۔ یہی اصول پرمانو بمب میں استعمال کیا گیا ہے۔

اس حیرت انگیز ایجاد نے جہاں دنیا کو ایک قیامت نما تباہی سے لرزہ براندام کر دیا ہے۔ وہاں اس کے روشن پہلو بھی نظر آ رہے ہیں۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اسے انسان کی بہبودی کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ اس سے انسانی مجلسی سیاسی و اقتصادی نظریات یکدم تبدیل ہو گئے ہیں۔ بہت سے ایسے معمّے بھی حل ہو گئے ہیں۔ جو بہت عرصہ سے بہت مشکل خیال کئے جاتے تھے۔ اس سے ہندو صاحبان کو بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنے اس عقیدہ پر کہ مادہ ازلی ہے نظرثانی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس عقیدہ نے خدائے واحد کی قدرتوں کو محدود کر دیا ہے۔ دراصل یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی صفتِ امر اور خلق کی خاص فعلی تجلیوں کا ظہور ہے۔ اسکی تمام تفاصیل کو معلوم کرنا انسانی عقل اور طاقت سے بالا ہے۔ بلکہ اس سارے نظام کی تہ تک تو الگ رہا ایک ذرہ کی حقیقی گہرائیوں کو معلوم کرنا بھی ہمارے لئے ناممکن ہے۔

اس موضوع پر ایک تحقیقاتی اور مبسوط مضمون علیحدہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں بہت سے حوالے بھی پیش کئے جائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور یہ مضمون قسط وار اخبار الفضل میں شائع کیا جائیگا۔ تاکہ دوستوں کو موقع دیا جائے۔ کہ اس کے متعلق مزید استفسار کر سکیں اور پھر آخر میں تمام متعلقہ سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دوبارہ تفصیل سے لکھ کر ایک رسالے کی صورت میں شائع کیا جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا چیلنج تفسیر نویسی

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اس کمال کا ہمیں اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ احمدیت کے مقابلہ میں حق کو باطل سے ملتبس کرنے کے لئے چالیں چلنے کا انہیں بڑا لمبا اور وسیع تجربہ ہے۔ غیر احمدیوں میں بالعموم اور "اہلحدیثوں" میں بالعموم ان کی ہر دلعزیزی کا یہی راز ہے۔ اور اس پر خود ان کو بھی بڑا فخر اور ناز ہے۔

ان کے اس تجربہ کی ایک مثال یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج تفسیر نویسی کو عوام کی نظروں میں مشتبہ کرنے کے لئے انہوں نے بھی جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرح چند مہمل شرائط کے ساتھ اس کی منظوری کا اعلان کر رکھا ہے۔ تا وہ اپنے اخبار کے سادہ لوح قارئین کی تسلی کے لئے کہہ سکیں۔ کہ میں نے بھی یہ چیلنج منظور کیا ہوا ہے۔ آگے یہ کون دیکھتا ہے۔ کہ یہ منظوری واقعی ہے یا محض لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے دکھاوے کے طور پر۔

میں نے "الفضل" ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء میں لکھا تھا:

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے مخالفین کو بارہا یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ معارف قرآنی بیان کرنے کے میدان میں میرے مقابلہ میں آئیں۔ مگر آج تک کسی کو سیدھی راہ سے یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔"

اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے "اہلحدیث" ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون لکھا جس میں بہت سے بازاری اشعار اور ادھر ادھر کی غیر متعلق باتیں لکھنے کے بعد مذکورہ بالا اقتباس کے متعلق لکھا:

"یہ دعویٰ ایسا سفید جھوٹ ہے۔ کہ عرب کے مشہور و معروف کاذب جس کا نام عرقوب تھا۔ اس کو بھی نہیں سوجھا تھا۔"

اس کے بعد جھوٹ کا ثبوت یہ دیا ہے کہ میں اس چیلنج کو منظور کر چکا ہوں۔ مگر افسوس ہے۔ مولوی صاحب اس آخری عمر میں بھی بڑی بےباکی سے مخلوق خدا کو دھوکہ میں رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

میں نے جو کچھ لکھا تھا۔ اس میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ کہ "کسی کو سیدھی راہ سے یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔" ان کا صاف مطلب یہ ہے کہ مجھے یہ اقرار ہے۔ کہ بعض لوگوں نے اس چیلنج کو بظاہر قبول تو کیا ہے۔ مگر اس کے لئے ایسا طریق اختیار کیا۔ جس سے چیلنج کی منظوری عدم منظوری کے برابر ہے۔ مگر مولوی صاحب کی دیانتداری ملاحظہ ہو۔ وہ یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ گویا میں نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس چیلنج کو نمائشی طور پر بھی کسی نے منظور نہیں کیا۔ اور جھوٹا اور عرقوب کا مثیل قرار دے رہے ہیں۔ یا للعجب۔

علاوہ ازیں میرے مضمون میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق واضح الفاظ میں یہ ذکر موجود ہے۔ کہ انہوں نے اس چیلنج کے جواب میں "یہ اعلان کیا ہے کہ میں ان آیات کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کرنے پر تیار ہوں۔ جن کے معنوں میں گذشتہ تیس برس سے مبائعین اور غیر مبائعین کا باہمی جھگڑا چلا آتا ہے۔" اس سے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے چیلنج کی مطلق عدم منظوری کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ بلکہ یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اسے صحیح طریق پر منظور نہیں کیا گیا۔

یہ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے جھوٹ کے الزام کی حقیقت ہے۔ اب ذرا ان کی منظوریٔ چیلنج کی اصلیت بھی دیکھ لیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا چیلنج یہ ہے۔ کہ معارف قرآنی بیان کرنے میں کوئی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر مخالفین میں سے کسی کو یہ دعویٰ ہے۔ کہ اس پر بھی قرآنی معارف کھولے جاتے ہیں۔ تو وہ میرے مقابلہ میں تفسیر نویسی کے میدان میں نکلے۔ میں خدا کے فضل سے وہ معارف بیان کرونگا۔ جو آج تک کسی نے بیان نہیں کئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب اس صاف اور کھلے چیلنج کو مشتبہ کرنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ میں بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے تیار ہوں۔ مگر اس شرط سے کہ فریقین کے پاس قرآن مجید کے سوا کوئی کتاب نہ ہو۔ نہ لغت نہ قرآنی آیات کا حوالہ نکالنے کے لئے نجوم القرآن اور نہ کوئی تفسیر کی کتاب۔

ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ شرط بالکل لغو اور مہمل ہے۔ کیونکہ مقابلہ تو معارف قرآنی بیان کرنے میں ہوگا۔ اس مقابلہ میں لغت یا نجوم الفرقان پاس رکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑ سکتا۔ وجہ یہ کہ لغت میں الفاظ کے لغوی معنے بیان ہوتے ہیں۔ اور نجوم الفرقان میں آیات قرآنی کے حوالے درج ہوتے ہیں۔ ان میں معارف قرآنی نہیں ہوتے۔ کہ ان سے نقل کرنے کا شبہ ہو سکے۔ رہ گئیں تفاسیر تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا چیلنج یہ ہے۔ کہ قرعہ اندازی سے جو آیات نکلیں۔ ہم ان کی تفسیر میں وہ معارف بیان کرینگے۔ جو پہلی کسی تفسیر میں نہ ہوں گے۔ پس تفاسیر کا پاس ہونا بھی قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب دعویٰ یہ ہے۔ کہ اچھوتے اور نادر معارف بیان کئے جائینگے۔ تو پرانی تفاسیر پاس رکھنے سے کیا قباحت پیدا ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس لحاظ سے ان تفاسیر کا پاس ہونا ضروری ہے۔ کہ دیکھا جا سکے۔ کون کون سے معارف پہلی تفاسیر میں بیان ہو چکے ہیں۔ تا وہ بیان نہ کئے جائیں۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کی پیش کردہ شرط کی لغویت بالکل واضح ہے۔

میں علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہوں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو الہٰی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اور مخالفین کو حضور کا چیلنج تفسیر نویسی اس کی اصلی شکل میں منظور کرنے کی جرأت ہرگز نہیں ہے۔ چنانچہ واقعات اس کے گواہ ہیں۔ ہاں اپنے اپنے حلقہ اثر کے لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب نامعقول شرائط کے پردہ میں اپنی ہزیمت اور شکست چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اصحاب بصیرت میدانِ تفسیر نویسی میں ان کی بےبسی اور عجز کو خوب دیکھ رہے ہیں۔ (خاکسار علی محمد اجمیری)

اضافہ حصہ آمد

مکرمی مستری عباداللہ صاحب سکنہ دارالفتوح نے پہلے ۱/۸ حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۸ کی بجائے ۱/۵ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔ دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہیئے۔ کہ اس قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خصوصاً نوجوان موصی احباب کو جن کے پیش نظر صرف اور صرف یہ ہے کہ فاستبقوا الخیرات۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنے پیارے آقا سیدنا امیر المومنین
حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ حضور پر نور المصلح الموعود اطلع اللہ
شموس طالعہ کے فرمانِ والا شان وارشادِ ہدایت بنیاد

"اگر ہم سَو فیصدی افراد کو **قرآن مجید کا ترجمہ** سکھا دیں تو پھر ہماری **فتح** میں کوئی شک ہی نہیں"

کے ماتحت **میرا عزم بالجزم** انشاء اللہ تعالیٰ و باللہ التوفیق وھو نعم المولیٰ ونعم الرفیق اشاعت ترجمۂ قرآن مجید و علوم دینیات اسلامیہ کے پیش نظر سلسلۂ اقساطِ اسباقِ **"تعلیم القرآن الکریم"** مع **"تعلیم الدین الحکیم"** کا اجراء۔

یہ سلسلہ سبقاً سبقاً و قسطاً قسطاً سر دست بلا تعیّن تاریخ ہر مہینہ میں ایک بار چوالیس صفحات پر شائع ہوا کرے گا۔ ہر حصہ میں چار جمعۃ المبارک کی چھٹی اور ایک دن مہینہ بھر کے سبقوں کی دُہرائی کے علاوہ باقی پچیس ۲۵ دنوں کے لئے پچیس ۲۵ سبق قادیان کے نامی گرامی عالموں اور تجربہ کار استادوں اور مشہور فاضل مبلغوں سے لکھوا کر شائع کئے جائیں گے۔ اور سال بھر میں تین سَو سبقوں پر مشتمل سوا پانچ سو ۵۲۵ صفحات کی کتاب آپ کی میز پر آپ کو مل جایا کرے گی۔ ہر حصہ کی قیمت صرف چار آنہ ہوگی۔ غریب احمدی و غیر احمدی مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش پر (کہ وہ چار آنہ ماہوار بھی ادا نہیں کر سکتے) اور سال کے بعد ساری پڑھائی کا امتحان دینے اور تمام قسطیں واپس کرنے کے وعدہ پر **مفت** منگوا سکتے ہیں۔ اگر آپ اور آپکے بیوی بچے اب بھی "مولوی" بننے، قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے۔ اور علوم دینیات اسلام سیکھنے سے محروم رہیں تو آپکی قسمت اس سے بہترین اور زیادہ آسان اور سستا طریقہ ڈاک کے ذریعہ علوم دین سیکھنے کا آج تک دنیا میں جاری نہیں ہوا۔ جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ تعالیٰ چار یا پانچ حصے چھپ جاویں گے۔

المشتہر
حکیم محمد عبد اللطیف شاہد منشی فاضل ادیب فاضل
مکتبہ تعلیم القرآن قادیان احمدیہ بازار

انرجی پرلز **ENERGY PEARLS** یہ گولیاں مرواریدِ مشک۔ عنبر۔ سونا۔ چاندی۔ یاقوت اور زمرد کے علاوہ بہترین مقوی ادویات سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال چند دنوں میں سرخ و سفید بنا دیتا ہے۔ جلد درجہ مفرح۔ مقوی دل۔ مقوی دماغ روح پرور ہیں۔ کمزوری کو دُور سے اکھیڑ دیتی ہیں اور بجلی کی سی طاقت پیدا کر دیتی ہیں قیمت ۵۰ گولیاں ۱/۱۲/۲ روپے۔ محمدیہ فارمیسی قادیان

باجازت امور عامہ

قادیان میں باموقع جائیداد

(۱) اس وقت میرے پاس مختلف محلہ جات میں نہایت باموقع سکنی قطعات ہیں۔ جو احباب خریدنا چاہیں۔ مجھ سے خط و کتابت کریں۔
(۲) نیز قطعات برائے دوکانات بھی قابل فروخت ہیں
(۳) چند باموقع مکانات مختلف محلہ جات میں قابل فروخت ہیں۔
(۴) جائیداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

خاکسار
قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل۔ دار العلوم قادیان

حمائل شریف مترجم

جس کا ترجمہ
حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی
اور
حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی
نے کیا ہے۔

دوبارہ چھپ گئی ہے۔ ہدیہ غیر مجلد پانچ روپے۔ مجلد پونے چھ روپے۔ مجلد اعلیٰ ساڑھے چھ روپے

ملنے کا پتہ: **مکتبہ احمدیہ قادیان**

آنکھوں کا اثر عام صحت پر آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض۔ سستی کاہلی تھکاوٹ اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو "سرمہ حمیرا خاص" استعمال کرنا چاہیئے
قیمت فی تولہ ۸ر چھ ماشہ ۴ر تین ماشہ ۲/۱ر
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

سردیوں کے تحفے

اونی سٹاکنگ

سویٹر مفلر جرابیں وغیرہ

کنٹرول قیمت پر خریدیں!

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوانوں کے لئے نادر موقع

حضرت اقدس المصلح الموعود کے اس منشاء مبارک کی روشنی میں کہ تمام احمدی تاجران آپس میں تجارتی تعلقات قائم کرکے قومی تجارت کو بڑھائیں۔ اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تجارتی ادارے کھولیں۔ تا فارغ احمدی نوجوان اس طرح ذریعہ معاش بھی مہیا کریں اور سلسلہ کی تبلیغ کا بھی موقع پیدا کرسکیں ❖ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں ہم ایسے ہی سیلز ڈپو کھولیں۔ جیسا کہ اس سے قبل ہم دہلی اور کلکتہ میں کھول چکے ہیں۔ ان میں علاوہ دارالامان کی مختلف مصنوعات کے دیگر ملکی اور غیر ملکی سامان تھوک اور خوردہ فروشی کے لئے مہیا کیا جائے گا۔۔۔!!!

ایسے سیلز ڈپو کے لئے ہمکو

تجربہ کار محنتی اور مستعد احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے

جو اس کام کو احسن طور پر چلا سکیں۔ اس کام کے لئے بہت کم سرمایہ کی ضرورت ہوگی۔ مقامی امراء یا پریزیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ مفصل شرائط و دیگر امور ہم سے طے ہوسکتے ہیں

خاکسار

مرزا منیر احمد

آر سو کو ۱۷ دریا گنج پوسٹ بکس ۱۹۰ دہلی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ ر دسمبر۔ پارلیمنٹ کے ایوانِ عام میں کنزرویٹو پارٹی نے لیبر پارٹی کی خانگی حکمت عملی پر پورے زور سے حملہ کیا۔ سابق وزیر صنعت نے حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کی۔ اس میں فوجوں کو منتشر کرنے سکونتی انتظامات صنعتوں کو سرکاری نگرانی میں لانے اور فوجی پروگرام کی طویل المیعاد تجاویز پر نکتہ چینی کی گئی۔ بحث دو روز جاری رہے گی۔ انتہائی مرحلہ کل پیش آئیگا۔ جبکہ کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر مسٹر چرچل۔ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور لارڈ پریذیڈنٹ آف کونسل مسٹر ہربرٹ ماریسن تقریریں کریں گے۔

لنڈن ۶ ر دسمبر۔ مسٹر چرچل نے لیبر حکومت کے خلاف تحریک ملامت کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے لیبر حکومت پر یہ الزام لگایا۔ کہ وہ انگلستان میں سوشلزم قائم کرنا چاہتی ہے۔

واشنگٹن ۶ ر دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ نے فرانس کو ۵۵ کروڑ ڈالر قرضہ دیا ہے۔ یہ قرضہ تیس سال کے لئے ہے۔ اور اس کی شرح سود دو روپے چھ آنے فی صدی فی سال ہے۔

انقرہ ۶ ر دسمبر۔ استنبول کی میونسپل حدود میں پبلک جلسوں مظاہروں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ احکام کل کے مظاہرے کے پیش نظر صادر ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم ترکی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مظاہرہ میں دو یا تین ہزار طلباء شامل تھے۔

رنگون ۶ ر دسمبر۔ سال رواں کے اختتام تک حکومت برما اس قابل ہو جائیگی۔ کہ فوجی حکام سے عوام کی فلاح و بہبود اور علاقہ کو نئے سرے سے آباد کرنے کے کام کو سنبھال سکے۔

دہلی ۶ ر دسمبر۔ چند دنوں سے انڈونیشیا کے انتہا پسند ریڈیو سے "انڈونیشیا سے نکل جاؤ" کے براڈکاسٹ ہو رہے ہیں۔ جن میں انگریزوں اور ڈچوں سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ ملک کی آزادی میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

لنڈن ۶ ر دسمبر۔ آج دارالعوام میں مسٹر بیون نے فرانکو کی ڈکٹیٹر شپ کے خلاف کہا۔ کہ ہم اس سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ اس پر لیبر ممبر مسٹر سیکسٹن نے پوچھا۔ کیا وزیر خارجہ کے لئے یہ موزون ہے۔ کہ وہ کسی حکومت کے صدر کے خلاف ایسے سخت کلمات استعمال کرے۔ مسٹر بیون نے جواب میں کہا۔ کسی انسان کے متعلق اپنے نظریہ کو پیش کرنے کی ہر شخص کو اجازت ہے۔ سپین کی ساری طرزِ حکومت ایسی ہے۔ جس کے ساتھ ملک معظم کی حکومت کو کوئی ہمدردی نہیں۔

طہران ۶ ر دسمبر۔ ایرانی وزیر اعظم نے اس امر کی افواہوں کی تردید کر دی ہے۔ کہ وہ مستعفی ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لاہور ۶ ر دسمبر۔ مسٹر جناح دسمبر کے تیسرے یا چوتھے ہفتے لاہور آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

نیویارک ۶ ر دسمبر۔ حکومت امریکہ نے صدر انڈیا لیگ کو ایک خط کے ذریعے یقین دلایا۔ کہ امریکی حکومت ہندچینی اور جاوا کی تحریکِ آزادی کو دبانے کے لئے تشدد کی پالیسی کی حمایت نہیں کرے گی۔

سیگاؤل ۶ ر دسمبر۔ ہندچینی میں تشکیل حکومت کے متعلق فرانسیسی حکومت کی تجویز یہ ہے۔ کہ چار یا پانچ خود مختار ریاستیں بنادی جائیں۔ اور مرکز میں فرانسیسی اور عوام کی مشترکہ حکومت قائم کی جائے۔

نئی دہلی ۶ ر دسمبر۔ وائسرائے ہاؤس سے اعلان ہو گیا ہے۔ کہ لارڈ ویول نے مستقبل قریب میں جبکہ وہ کلکتہ میں ہوں گے۔ گاندھی جی سے ملاقات کرنی منظور کر لی ہے۔ غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ بہت ممکن ہے کہ گاندھی ویول ملاقات اگلے ہفتے ہو جائے۔

واشنگٹن ۶ ر دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اینگلو امریکن مالی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس کی رو سے امریکہ نے برطانیہ کو ۱۴۴۴ کروڑ روپیہ قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ یہ رقم پچاس سال کی طویل مدت میں برطانیہ واپس کرے گا۔ اس تاریخی معاہدہ کی بدولت جنگ کی وجہ سے برطانیہ کے تباہ ہو چکے حالات پھر سے سنبھل سکیں گے۔ اس معاہدہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے امریکن اور برطانوی مالی ماہرین پورے ۸۶ دن بات چیت کرتے رہے۔

لنڈن ۶ ر دسمبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے کل ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا۔ کہ سویڈن گورنمنٹ نے ۲۷۰۰ جرمن پناہ گزینوں کو روسی گورنمنٹ کے حوالے کرنے سے پہلے برطانوی گورنمنٹ سے مشورہ نہیں لیا۔

نورمبرگ ۵ ر دسمبر۔ آج تین سرکردہ ماہرین نے اولف ہیس کا معائنہ کیا۔ اور بتایا۔ کہ اسکی دماغی حالت بدتر ہو رہی ہے۔ اور اگر اس کو اسی طرح رہنے دیا گیا۔ تو اس پر پاگل پن کے آثار نمودار ہوں گے۔

لاہور ۶ ر دسمبر۔ سونا ۸۴-۰ روپے چاندی ۱۳۵-۰ روپے۔ پونڈ ۵۸-۸-۰

امرتسر ۶ ر دسمبر۔ سونا ۸۶-۱۲-۰ روپے چاندی ۱۳۵-۰ روپے پونڈ ۵۸-۸-۰ روپے

لنڈن ۶ ر دسمبر۔ لیبر منسٹری کے خلاف تحریک ملامت پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ میں پالیٹکس میں محض اس لئے حصہ لے رہا ہوں۔ کہ مجھے خدشہ ہے۔ کہ جنگ میں فتح حاصل کرکے ہم نے جو پوزیشن حاصل کی ہے۔ لیبر منسٹری اپنی حماقتوں سے اسے ختم کرکے رکھ دیگی۔

نئی دہلی ۶ ر دسمبر۔ آزاد ہند فوج رلیف کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے رہا شدہ ممبر اپنے نزدیک ترین کانگرس دفتر میں اپنے متعلق پوری پوری اطلاعات بہم پہنچائیں۔ یہ معلومات رلیف کا کام شروع کرنے کے لئے ضروری ہیں۔

دہلی ۷ ر دسمبر۔ آج لال قلعہ میں فوجی عدالت کے سامنے تینوں ملزموں کیپٹن شاہنواز۔ کیپٹن سہگل اور لیفٹیننٹ ڈھلوں نے اپنے بیانات دیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم آزاد ہند فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنگ میں جنگی قیدی کی حیثیت سے پکڑے گئے ہیں۔ اس لئے ہم پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ کیپٹن شاہ نواز نے کہا۔ میں ابتداء میں آزاد ہند فوج کا سخت مخالف تھا۔ اور اسے اندرونی طور پر سخت نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔ لیکن نئی آزاد ہند فوج کے بننے پر جب مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ اس کا مقصد ملک کو آزاد کرانا ہے۔ تو میں بدل و جان اس میں شامل ہو گیا۔ کیپٹن سہگل نے کہا۔ جب ہم دشمن کے قبضہ میں چلے گئے۔ تو ہمیں اپنی طاقت مجتمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اس کے لئے اس سے بہتر اور کیا طریق ہو سکتا تھا۔ کہ ہم ایک علیحدہ فوج تیار کریں۔ لیفٹیننٹ ڈھلوں نے اپنے بیان میں کہا۔ انڈین نیشنل آرمی نے ہندوستانیوں کو جاپانیوں کے ہاتھوں پڑ جانے سے بچایا۔ اور دوسرے خطرات سے بھی محفوظ رکھا۔

کلکتہ ۷ ر دسمبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے مکان پر آج ایک بجے دوپہر کانگرس کی مجلس عاملہ کا جلسہ شروع ہوا۔ جس میں سیاسیات حاضرہ کو زیر بحث لایا گیا۔ گاندھی جی بھی شریک ہوئے۔ اجلاس کے بعد مولانا آزاد۔ پنڈت نہرو اور سردار پٹیل نے گورنر بنگال سے ملاقات کی۔ اور دیر تک گفتگو کرتے رہے۔

منیلا ۷ ر دسمبر۔ آج جاپانی کمانڈر جنرل یاماشیٹا کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ امریکی عدالت نے اسے موت کی سزا دی ہے۔

قاہرہ ۶ ر دسمبر۔ مصر کے سابق وزیر اعظم مسٹر نحاس پاشا پر جبکہ وہ ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جا رہے تھے بم پھینکا گیا۔ لیکن آپ بال بال بچ گئے۔

بٹاویہ ۶ ر دسمبر۔ ایک انڈونیشین براڈکاسٹ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بنڈونگ کی ایک میٹنگ میں انڈونیشین گورنر نے برطانوی کمانڈر سے صلح کر لی تھی۔ حکومت برطانیہ نے اسکی تردید کر دی ہے۔ اور ایک اتحادی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورکھا فوج نے بنڈونگ میں انڈونیشین مورچہ پر حملہ کرکے شدید نقصان پہنچایا۔ اور ان کی دفاعی کارروائی کو بے اثر کر دیا ہے۔ اسی طرح امبراوا میں بھی جنگ ہوتی رہی۔ اور سورابایا میں بھی حالت خراب رہی۔

روم ۶ ر دسمبر۔ کل رات اٹلی کی لبرل پارٹی نے سیاسی لیڈروں کی اس میٹنگ میں شمولیت سے انکار کر دیا۔ جس میں حکومت کا پروگرام پیش کیا جانا تھا۔ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ نئے وزیر اعظم گاسپیری نے لبرل پارٹی کے انکار پر مصر رہنے کی وجہ سے ان کے بغیر ہی پانچ پارٹیوں کی علیحدہ حکومت بنانے کا فیصلہ کیا ہے

چنکنگ ۶ ر دسمبر کمونگ میں چین کی خانہ جنگی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایک یونیورسٹی کے دس ہزار طلباء نے ہڑتال کر دی۔

نورمبرگ ۶ ر دسمبر۔ جسٹس لارنس صدر عدالت نے آج اعلان کیا کہ نازی مجرموں کے مقدمہ کو کرسمس کی وجہ سے ۲ جنوری تک ملتوی کیا جاتا ہے

لکھنؤ ۶ ر دسمبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو ہندوستانی افواج کے انڈونیشیا اور ہندچینی میں استعمال کرنے کے خلاف ہندوستانیوں کی ناراضگی کی اطلاع دی ہے۔